تبصرے

جمہرۃ البلاغت (عربی) از مولانا حمید الدین الفراہیؒ۔ تقطیع کلاں ضخامت ۸۰ صفحات کتابت طباعت عمدہ قیمت ۲ار پتہ :- دائرہ حمیدیہ مدرسۃ الاصلاح سرائے میر ضلع اعظم گڈھ۔

مولانا مرحوم نے اس گراں پایہ کتاب میں پہلے یہ ثابت کیا ہے کہ مسلمانوں نے جس طرح اور علوم وفنون یونان اور فارس سے اخذ کیے ہیں۔ فنِ بلاغت کے مسائل بھی انہی کی تحقیقات کے موافق مرتب کیے، اس بنا پر عجمیوں کے نزدیک بلاغت کے اصلی ارکان تشبیہ اور بدیع تھے تو علماءِ اسلام نے بھی انہی چیزوں کو مہتم بالشان قرار دیا۔ حالانکہ اہل عرب کے نزدیک بدیع اور تشبیہ دونوں لغو اور ناقابلِ اعتنا ہیں۔ یہیں سے یہ خرابی پیدا ہوئی کہ چونکہ ارسطو کے نزدیک بلاغتِ کلام کا دار و مدار محاکات اور تشبیہ وتمثیل پر ہے، اس لیے علماءِ اسلام نے بھی ان دو چیزوں کو اصل معیارِ حسن قرار دے کر یہاں تک کہہ دیا کہ "اچھا شعر وہی ہے جس میں سب سے زیادہ جھوٹ بولا گیا ہو" لیکن اگر خالص عربوں کے کلام کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے نزدیک کلامِ بلیغ وہ کلام ہوتا ہے جس میں صداقت کوٹ کوٹ کر بھری ہو اور جو دل میں اُترتا چلا جائے۔

مقدمۂ کتاب میں ان امور پر تشفی بخش بحث کرنے کے بعد مولانا نے عربوں کے مذاق کے مطابق خود فنِ بلاغت کے اصول وقواعد مرتب کیے ہیں اور استشہاد کے لیے جگہ جگہ عہدِ جاہلیت کے شعراء کا کلام پیش کرتے گئے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ قرآن مجید کے اعجازِ بلاغت کو انہی اصول پر دیکھنا چاہیے نہ کہ اُن اصول پر جو یونان کے اثر سے عربی میں داخل ہو گئے ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ کتاب موضوعِ بحث کے اعتبار سے ایک بالکل نئی چیز ہے اور فاضل مصنف کی وسعتِ علم، عربیت کے ذوقِ سلیم